ج ☐ جو بھی کسی کا مال ناجائز طریقے سے لے لے ضروری نہیں کہ اس کو سارق کہا جائے، جس نے امانت میں خیانت کی اس نے بھی غیر کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کیا ہے مگر اسے سارق کہا جاتا ہے اور نہ ہی اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ جو سود سے دوسرے کا مال حاصل کرے اس نے غیر کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کیا ہے۔ مگر اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**لیس علی خائن ولا منتهب ولا مختلس قطع**

(مشکوٰۃ ص ۳۱۳، ترمذی، نسائی، قدیمی کتب خانہ کراچی)

خیانت کرنے والے، ہر لٹیرا پن سے مال لینے والے پر اور جھپٹا مار کے مال لینے والے پر قطع نہیں ہے۔

نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

**لا قطع فی ثمر معلق ولا فی حریسة جبل** (مشکوٰۃ، ص ۳۱۳)

کہ لٹکتے پھل کی چوری پر اور پہاڑ میں محفوظ چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ مطلقاً کسی کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرنے والا سارق نہیں ہے کہ اس پر حد سرقہ لگا کر اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ اگرچہ ان صورتوں میں گناہ گار ہوگا اور اس کے لئے کوئی دوسری سزا معین کی جاسکتی ہے۔

لہٰذا احادیث و آثار کی روشنی میں ہمیں سرقہ کی ایسی تعریف کرنا پڑے گی جو جامع مانع ہو اور اس لحاظ سے جو سارق ہو اس پر حد شرعی لگائی جائے تو سرقہ یہ ہے کہ کوئی عاقل بالغ آدمی دس درہم یا ان کی قیمت کو پہنچنے والی چیز کو ایسے محفوظ مقام سے چوری کرے، جس میں شبہ نہ ہو۔

اب دیکھئے کفن چور کفن کی چوری کرتا ہے لیکن وہاں ملک میں شبہ ہے اس لئے کہ وہ نہ میت کا ملک حقیقی ہے اور نہ ورثاء کا، اور شبہ کی بنا پر حدود اُٹھ جاتی ہیں۔

نیز اہل مدینہ نباش (کفن چور) کو سارق نہیں کہتے تھے بلکہ ان کی لغت میں کفن چور کو مختفی کہا جاتا تھا اور مختفی کے بارے میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لا قطع علی المختفی ۔ (نصب الرایۃ، ۳/ ۳۶۷، دار نشر الکتب الاسلامیہ)

کہ کفن چور پر قطع نہیں ہے۔

لہٰذا فقہ اسلامی قرآن و حدیث کے عین مطابق ہے، یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

لیس علی النباش قطع ۔ (فتح القدیر، ۵/ ۱۳۷، مکتبہ حقانیہ، پاکستان)

کہ کفن چور پر قطع ید نہیں ہے۔

اور کفن چور کا ہاتھ کاٹنے کے بارے میں جو حدیث بیان کی جاتی ہے وہ حدیث منکر ہے، بیہقی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے، اس کی سند میں بشر بن حازم ہے جو کہ مجہول ہے۔


# کمپیوٹر

## کا کردار

تحریر

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

شرعی علوم میں کمپیوٹر سے کیا کیا کام لئے جاسکتے ہیں

اور

اب تک کمپیوٹر پر کون کون سی اسلامی کتابیں محفوظ کی جاچکی ہیں۔

پندرہ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے مفت حاصل کیجئے